لُغت ہائے نِصابی یا تمثیلی

غلام محمد شاد
سابق اُستاد ہسٹری

قرونِ وسطیٰ میں جب دنیا کے بہت بڑے حصے پر مسلمانوں کا اقتدار تھا عرب مختلف قوموں کی تہذیب و تمدن، رسوم و رواج، علوم و ادب اور زبانوں سے شناسا ہو گئے۔ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں عرب اور غیر عرب مسلم عُلما نے ہر قسم کے رائج اور متداول علوم فنون، ادب اور زبان میں زبردست دسترس حاصل کی، عربوں نے دیگر زبانیں بھی سیکھیں اور اسی طرح عجمی مسلمانوں نے عربی زبان و لغت اور دیگر علوم میں اپنی تصانیف و تالیفات سے اپنی قابلیت اور مہارت کا اعتراف ہر طرف سے کرایا۔ دونوں عربی و عجمی عُلما۔ فضلا اور شعرا وغیرہ نے قابلِ فخر کام انجام دئے۔ اس طرح پورے مسلم دنیا میں بین الملی اور بین الممالک سطوح پر ثقافتوں اور تہذیبوں کا باہمی اشتراک اور جذب دار تباط واقع ہوا۔ جس کے بہت سے مثبت، خوشگوار اور دور رس نتائج نکلے۔ جن ممالک کے ساتھ عربوں کی جغرافیائی قربت زیادہ تھی اُن پر اسلامی تہذیب و تمدن اگرچہ مکمل طور پر چھا گیا لیکن عربوں پر بھی ان کے دیرپا اثرات مرتب ہو گئے۔ اکثر میدانوں میں عجمی عُلما اور فضلا عربوں سے بہت آگے نکل گئے مسلم حکمرانوں اور مسلم سماج کے ارباب ثروت و اقتدار نے بھی علوم و ادب اور عُلما و فضلا کی دل کھول کر سرپرستی کی۔

شہروں اور قصبوں میں سرکاری اور غیر سرکاری سرپرستی میں چھوٹے بڑے صدہا مدرسے اور لائبریریاں قائم کی گئیں جہاں طلبا کو ہر قسم کی سہولتیں میسر تھیں ان مدارس کے ساتھ ساتھ علما و فضلا نے اپنی اپنی بستیوں میں نجی طور پر بھی حلقہ ہائے درس و تدریس قائم کئے جہاں ابتدا سے لیکر منتہی درجوں تک کے طلبا کو مختلف علوم کا درس دیا جاتا تھا عُلما نے مختلف علوم و فنون، زبان و لغت اور ادب وغیرہ پر نصاب تعلیم مقرر کئے کتابیں تصنیف کی گئیں۔ اہم تصانیف اور کتب کی وضاحت اور تشریح کے لئے حواشی اور شرحیں لکھی گئیں ادق اور مشکل الفاظ کے حل و فہم کے لئے الگ طور پر چھوٹے بڑے لغت تیار کئے گئے اور خاص خاص کتابوں میں استعمال کئے گئے مشکل الفاظ اور ان کے معانی پر مبنی مختصر فرہنگیں تالیف ہوئیں اس طرح نصاب ہائے تعلیم میں مجوزہ کتب کے ادق الفاظ کو سمجھنے کیلئے آسانیاں پیدا ہوگئیں انہیں مختلف قسموں کی کوششوں میں سے چھوٹی چھوٹی تشریح فرہنگوں، لغتوں اور "لغت ہائے تمثیلی" کی تصنیف و تالیف بھی شامل ہے درگاہوں میں علی العموم عربی اور فارسی زبانوں کی تعلیم رائج تھی۔ کئی علاقوں میں مقامی زبانوں میں بھی درس و تدریس کا کام چلایا جاتا تھا اس طرح طلباء کو بیک وقت کئی زبانیں پڑھائی جاتی تھیں اس صورتحال نے دو زبانوں اور سہ لسانی لغت کی ضرورت پیدا کر دی اور یہ ناگزیر بھی تھا چونکہ بڑے بڑے لغات کا حصول طلبا کیلئے آسان نہیں تھا اس لئے اس فن کے عُلما نے مختصر فرہنگوں کے علاوہ منظوم لغات یا لغت نامے تصنیف کئے جنہیں نوخیز طلباء کی عمر کے پیش نظر نصاب صبیاں وغیرہ ناموں پیش کیا گیا اول تو ایسے مختصر منظوم لغت نامے تلامذہ کے بہت کارآمد تھے اور پھر یہ ان کیلئے سہل الحصول بھی تھے وہ خود کتابت کر کے ان کو کام میں لاتے تھے پریس تو ایجاد نہیں ہوتے تھے اس کا اندازہ آجکل کے طلباء تو کر ہی نہیں سکتے ہیں کہ پریس کی ایجاد سے پہلے اور مطبوعہ کتب کی سہولت عام ہونے تک طلباء کس ذوق و شوق اور انہماک کے ساتھ بڑے ضخیم کتب، لغات فرہنگ اور دیگر چھوٹے چھوٹے رسائل خود کتابت کرتے تھے کتابت کی تربیت تو طلباء کیلئے

لازمی تھی اسی کتابت کے فن کی بدولت مبتدی طلباء میں بھی اعلیٰ قسم کی علمی اور تعلیمی استعداد اور فہم و ذکا پیدا ہوتا تھا مشرقی علوم کے اس حرماں نصیب دور میں بھی ایسے مدارس موجود تھے جہاں طلباء کو خوش خطی اور کتابت کی تربیت بھی دی جاتی تھی (۱۹۶۷-۶۸ء میں، میں دارالعلوم شرقیہ بجبہارا میں تیسری اور چوتھی جماعت میں متعلم تھا خود میں نے پندنامہ عطار اور منطق الطیر، کریما مامقیمان، لباب الاخیار اور قدوری کی وغیرہ کتابت کی تھی اب وہ افسانہ پارینہ ہے)

مخصوص قسم کے منظوم لغت نامے وہ بھی مختلف بحور و اوزان میں تصنیف کرنا، ہر کہ ومہ کے بس کی بات نہیں تھی اس دشوار کام کیلئے مختلف زبانوں اور ان کے لغات پر ماہرانہ اور فاضلانہ عبور، اعلیٰ شاعرانہ استعداد اور ان زبانوں کے علوم و ادب سے کماحقہ واقفیت شرط اولین تھی۔ اس لئے عام اور درباری قسم کے علما اور شعراء اس طرف نہ تو توجہ دے سکتے تھے نہ ہی انہیں اتنی فرصت تھی اکے دُکے مثالیں ایسی ضرور ملیں گی جب کسی نے کسی شاہزادے کیلئے کوئی مختصر منظوم لغت نامہ تیار کیا ہو کتی شعراء علماء نے ایک ہی بحر میں مترادف قوانی کی پابندی کے ساتھ بڑے طویل لغت نامے تصنیف کر ڈالے ہیں اتنے طویل اور ادق نصاب تحریر کرنا اساتذہ فن ہی کا کام تھا کچھ دو اور سہ لسانی نصاب علم عروض کو مدنظر رکھ کر مختلف بحور میں منظوم کئے گئے ہیں اور طلباء لغت کے ساتھ ساتھ علم عروض سے بھی واقف ہو جاتے تھے ان نصاب ہائے صبیان (TEEN AGERS) کو دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان زرین دوروں میں اسلامی مدارس کے طلباء کی ذہنی سطح کتنی بالغ اور بلند تھی اور اساتذہ کا علم و فضل میں مرتبہ کتنا اونچا تھا اور نصاب ہائے تعلیم کتنے اعلیٰ معیار کے تھے تلامذہ اپنے فاضل و عالم اساتذہ کے پروانے تھے جو ان علم کی شمعوں کا طواف کرتے تھے اب یہ باتیں قصئہ پارینہ ہی نہیں بلکہ داغ ہائے سینہ بھی ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ اس قسم کے ذولسانی یا سہ لسانی تدریسی نصاب ہائے صبیان نے مختلف علوم و ادب کے فروغ اور زبانوں کی اشاعت و ہر دلعزیزی میں کتنا اہم حصہ ادا کیا ہوگا ظاہر ہے کہ یہ نصاب ہائے لغت مبتدی اور منتہی دونوں قسم کے طلباء کیلئے

ہوتے تھے ہر ایک نصاب کی سینکڑوں، بلکہ ہزاروں نقلیں کی جاتی تھیں آج ہم ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ کر ہی نہیں سکتے ہیں جو نسخ پریس کی ایجاد کے بعد طبع ہوا تو وہ پھر لاتعداد بار چھپتا ہی رہا۔ ہر کتب فروش نے اپنے اپنے طور پر بیسیوں ایڈیشن طبع کرا کے فروخت کئے صرف ایک کتب فروش نے ۱۸۸۲ء تک ایک نصاب کے بارہ ایڈیشن چھاپے تھے برصغیر پاک و ہند میں بھی فرہنگیں، توضیحات، تشریحیں اور لغات رائج تھے پہلے ہاتھوں سے کتابت کرا کے شائع ہوتے تھے پھر پریس کی ایجاد کے بعد چھپ کر عام ہو گئے۔ لیکن ان کی اہمیت اور افادیت اور علوم و زبانوں کے فروغ ان کے رول کو فارسی زبان و ادب کی تاریخ لکھنے والوں نے تقریباً تقریباً یکسر نظر انداز کر دیا ہے کہیں کہیں بالکل سرسری حوالہ ملتا ہے اور وہ بھی ضمنی طور پر ع۱

آج بھی دنیا کی اکثر لائبریریوں میں ایسے صدہا مخطوطے ملیں گے جو انہی دو لغتی، سہ لسانی (مثلث) چہار لسانی بلکہ پنج لسانی لغات پر مشتمل ہیں ذاتی کتب خانوں میں بھی اس قسم کے لٹریچر کے بے شمار مخطوطے دریافت کئے جا سکتے ہیں میری نظر سے ایسے لاتعداد مخطوطے گذر چکے ہیں ع۲ خود میرے

ع۱ غالب کے قادر نامہ کو جناب کالی داس گپتا رضا نے اپنے مرتب کردہ دیوان غالب مکمل (تاریخی ترتیب کے لحاظ سے) میں شامل کیا ہے لیکن فرہنگوں اور نصابوں کا سرسری ذکر کہیں کہیں ملتا ہے جیسے مُلّا سعید پٹنہ بہار کی فرہنگوں اور شرحوں کا جو اس نے کلاسیکی متون پر لکھی ہیں اس نے نصاب بدیع پر شرح بھی لکھی اور خود بھی ایک نصاب، نصاب طفلاں کے نام سے لکھا۔

فارسی ادب بعہد اورنگ زیب: ڈاکٹر نورالحسن نقوی ص۳۸

اسی طرح روپ نراین کھتری ولد ہری رام سیالکوٹی نے بھی عہد اورنگ زیب ہی میں (جب یہ کام بہت عام تھا) ابو نصر فراہی کے طرز پر نصاب جامع (منظوم لغت نامہ) تحریر کیا جسمیں ہر لفظ کا اعراب بھی بتایا گیا ہے۔ ایضاً محولہ بالا ص۳۷

ع۲ ریسرچ لائبریری (یونیورسٹی کشمیر) میں تیرہ کے لگ بھگ ایسے نصاب موجود ہیں جن کی تفصیل یوں ہے :- ۱. ابو نصر فراہی کے نصاب کے دو نسخے زیر نمبر ع ۱۲۳۴، و ع ۲۰۹۳ ۲. نصاب لغات ع ۱۵۱

باقی صفحہ نمبر ۴۱ پر

ذاتی کلیکشن میں اس زمرے کے دس مخطوطے اور چھ مطبوعہ نسخے ہیں۔ اس مختصر مضمون کے ذریعہ انہی خطی اور مطبوعہ نسخوں کا اجمالی تعارف مقصود ہے:-

۱. نصیب اخوان: مصنف:- مطہرؔ سال تصنیف ۷۸۶ھ (مطابق ۱۳۸۴ء)

۲. غنیۃ الشبان: مصنف:- محمد بن احمد القراقشی، سال تصنیف ۸۱۰ھ (۱۴۰۷ء)

۳. قنیۃ الفتیان: مصنف:- صدر بدر کتابت شدہ در سال ۱۰۳۳ھ

۴. نسخہ دیگر در وضاحت اصلاحات گرایم (صرف و نحو) وغیرہ سال تصنیف و مصنف نامعلوم

۵. نسخہ مختصر ایضاً

۶. سہ لغت بدیعی سال تصنیف نامعلوم

۷. نصاب فرہنگ کشمیری و فارسی نواب میرزا قلیچ دین (اس کے تین نسخے ہیں)

۸. نصاب فرہنگ فارسی، عربی و ترکی (ناقص الاول و الآخر)

مطبوعے نسخے:

۱. نصاب الصبیان (فارسی و عربی) مصنف: ابو نصر محمد بن ابوبکر فراہی۔ معہ شرح بر حاشیہ متوفی ۶۴۶ھ (۱۲۴۹ء)

۲. فارسی نامہ (سہ لسانی۔ فارسی، پنجابی، ہندی اردو) مصنف عبدالرحمٰن ابن محمد قاسم جان ساکنہ قصور (پنجاب)

بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر

۳. نصاب کشمیری و فارسی ۱۶۶۱ء، ۴. نصاب منظوم فارسی ۱۳۳۸ء، ۵. نصاب کشمیری فارسی ۱۲۳۳ء ۶. نصاب الصبیان ابوناصر بدرالدین ۹۱۹ء ۷. نصاب الاخوان ۱۰۱۲ء ۸. نصاب الصبیان ۱۰۲۶ء ۹. نصاب بدیعان امیر خسرو دہلوی ۱۰۲۷ء، ۱۰. شرح نصاب الصبیان از محمد بن فاضل بن محمد کریم دشتی ۱۰۵۳ء، ۱۱. شرح نصاب الصبیان از نظام بن کمال ۹۷۲ء، لیکن میں ان کا تفصیلی مطالعہ نہیں کر سکا ہوں۔ ان کے علاوہ فرہنگیں، لغات اور شرحیں بھی ہیں مگر ان کا ذکر یہاں مطلوب نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

۳. واحد باری (سہ لغتی)

۴. صمد باری (ایضاً)

۵. اللہ باری (ایضاً)

۶. قادر نامہ میرزا غالب مطبوعہ ۱۸۹۷ء

متذکرہ صدر لغت ناموں میں سے زمانہ تصنیف کے اعتبار سے ابو نصر محمد بن ابو بکر فراہی کا نصاب الصبیان سب سے قدیم ہے اگرچہ یہ مطبوعہ نسخہ ہے لیکن اولیت کی وجہ سے پہلے اسی کا تعارف موزوں اور مناسب رہے گا۔

نِصابُ الصبیان - ابو نصر فراہی :۔ ابو نصر محمد چھٹی صدی ہجری میں فراہ نامی ایک قصبہ میں پیدا ہوا جو ہرات اور سجستان کے درمیان واقع ہے یہ اپنے دور کا زبردست عالم اور فاضل استاد تھا اسے شاعری میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا اس کی وفات (۶۴۰ھ) کے ڈیڑھ سو سال بعد بھی اسے دیگر اساتذہ نے استاد کے نام سے یاد کیا ہے اس نے اپنے پوتے کے لئے ایک منظوم لغت نامہ "نصاب الصبیان" کے نام سے عروض کی مختلف بحروں میں ایک مختصر منثور دیباچہ کے ساتھ لکھا۔ اس کا بیان ہے کہ منظوم لغت نامہ کا سیکھنا اور زبانی حفظ کرنا طلباء کے لئے آسان ہے:۔

همی گوید ابو نصر فراهی
به توفیق خداوند آلهی

.........(عربی عبارت کے بعد........) که صبیان را پیش از تعلّمِ لغت، رغبت می افتد باشعار فارسی، چوں خوش آمدن شعر مر طبع ہائے موزون را عزیز است و تعلیم لغت کلید همه علم هاست پس قدرے ازوے نظم کردم تا بے تکلّف یاد گیرند، و چند بیت که ضابط بود مر ہر چیزی را از علوم متفرقه درمیان ایں قطعه ها در آوردم، تا بنوشتن و خواندن ایں نسخه ہر کسی را رغبت افتد چوں ایں

مجموعہ دویست ۲۲۰ بست بیت آمد آں را نصاب الصبیان نام کردم ع۱"۔ ص۲ ، ص۳

نصاب الصبیان میں تینتالیس قطعے ہیں جو مختلف بحروں میں منظوم ہوتے ہیں پہلا قطعہ بحر تقارب مثمن مقصور میں ہے:۔

بہ بحر تقارب تقرب نمائے	بدیں وزن میزاں طبع آزمائے
فعولن فعولن فعولن فعول	چو گفتی بگوئے مہ دل ربائے
الہ است واللہ و رحمان خدائے	دلیل است و ہادی تو گورہ نمائے

دوسرا اور تیسرا قطعہ بحر مجتث مثمن مقصور میں ہے:۔

زہے بہ گلشن جاں ہا قد تو سرو رواں	رخ تو بر فلک دلبری مہ تاباں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بگوی مجتث ایں بحر را خوش بخواں

سعال سرفہ و سرعت شتاب لیث و رنگ	قصیر کوتہ و واسع فراخ و ضیق تنگ
اشج شکستہ سر و لحیہ ریش، اقرع کل	اشل و اقطع بیدست داں و اعرج لنگ
قتیل کشتہ و عظم استخواں، ضبع کفتار	چو فہد و دب، نمر یوز، داں و خرس پلنگ

باقی نصاب ہائے لغت کے برعکس اس میں دیگر معلومات بھی ملتے ہیں ایک دو مثالیں ایسی پیش کیجاتی ہیں جنکی تاریخی نوعیت کی اہمیت ہے یہ قطعہ بحر ہزج اخرب میں ہے۔

ع۱ حاشیہ پر اسکی وضاحت یوں ہے " نصاب ملے کہ برآن زکوٰۃ واجب شود و آں از نقرہ دویست درہم و از زر بست مثقال، لہٰذا نامش نصاب کردہ، چوں ایں سخن مناسب صبیان بود، اضافت بہ ایشان نمود" ابونصر فراہی خود دعویٰ کرتا ہے کہ اسمیں ۲۲۰ اشعار ہیں اور یہی بات دکتور زہرا خانلری کیا نے اپنی تالیف "فرہنگ ادبیات فارسی" ص۶۰۵ میں دہراتی ہے لیکن کئی خطی اور مطبوعہ نسخوں میں اسکے اشعار بہت زیادہ ہیں۔ میرے پاس جو مطبوعہ نسخہ ہے اس میں ۳۴۶ اشعار ہیں صرف تیرہ اشعار والے ایک قطعہ اور ایک مصرعہ کے بارے میں توضیحی نوٹ لکھا ہوا ہے کہ یہ الحاقی اشعار ہیں۔

Scanned by CamScanner

مفعول و مفاعلن مفاعیلن فاع — بحر ہزج اخرب ازیں تقسیم است

فرزند نبیؐ قاسمؓ و ابراہیمؓ است — پس طیبؓ و طاہرؓ زدر تعظیم است

با فاطمہؓ و رقیہؓ و ام کلثومؓ — زینبؓ شمرار تراہر تعلیم است

انتیسواں قطعہ بحر تقارب میں ہے۔

فعولن فعولن فعولن فعولن — ز بحر تقارب بخواں اے معلم

زخیبر ستد مصطفیٰؐ ہفت قلعہ — خدایش بداد آنچناں ملک سالم

کتیبہ بدو ناعم وشق و آنگہ — غموص و نطاۃ و مطیع و سلالم

میرے ذخیرے میں جو مطبوعہ نسخہ موجود ہے، اس کا ترقیمہ یوں ہے:۔

"خاتمۃ الطبع:۔ الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب نصاب الصبیان از تصنیفات ملا ابو نصر فراہی بار درہم بماہ اکتوبر ۱۸۸۲ء مطابق ماہ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ در مطبع نولکشور طبع شد"

۲۔ **نصیب اخوان**:۔ یہ یک بحری نصاب مطہر شاعر نے سال ۱۲۸۶ھ (۱۸۶۹ء) میں تصنیف کیا ہے یہ خطی نسخہ ہے مطہر کے بارے میں فارسی ادب کی تواریخ اور تذکرے خاموش ہیں میری نظر سے آج تک مطہر کے متعلق کوئی حوالہ نہیں گذرا ہے مطہر کی تاریخ پیدائش، وفات، جائے رہائش، زمانہ حیات، شغل اور پیشہ کے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں ہے اپنے نصاب کے آغاز میں اس نے ایک دو اشعار میں" آں استاد" کہہ کر جو اشارہ کیا ہے میرا اندازہ ہے کہ وہ ابونصر فراہی کو خراج عقیدت پیش کر کے اسکی استادی کو تسلیم کرتا ہے مطہر کا نصاب صوتی طور ہم آہنگ مترادف قوافی کے ساتھ ایک ہی بحر (یعنی بحر) میں ہے اور میرا ذاتی خطی نسخہ ۲۱۶ اشعار پر مشتمل ہے اس کے چند ابتدائی اشعار ملاحظہ ہوں۔

نامہ بر نام کردگار جہاں — کوست اللہ راحم و رحمان

پس درود نبی کہ شد منزل — بزبان عرب برد فرقان

زاں سبب دانستن لغات عرب — فرض ہمچوں فرائض ایمان

Scanned by CamScanner

قدرے گفتہ است "آں استاد" — متفرق بر مختلف اوزان

من بہ یک شعر جمع کردم تا — حفظ بر مبتدی بود آسان

نام آں گر نصاب صبیان بود — نام ایں را "نصیب اخواں" داں

علم و فقہ شعور و دانائی — فکر اندیشہ حدس و ظن و گمان

عقل و لب و حجا و نہیہ خرد — مہجر و روح و نفس و حو باجان

دین کیش و نبی ارت پیغمبر — آخرت آں سرائی جاویدان

روح قدس است جبرئیل امین — وحی فرمانِ حق، نبی قرآن

ہاویہ دوزخ است خلد بہشت — خازن ہر دو مالک و رضوان

نسر و ود و سواع ولات و منات — چوں یعوق است نام ہای بُتان

لات حق قنوت و طاغوت است — آنچہ کافر پرستد از اوثان

اشعار محولہ بالا میں ابونصر فراہی کی طرف واضح اشارہ ہے اس کے نصاب کا نام نصاب صبیان ہے اور وہ متفرق بحور میں ہے مطہر نے اپنی طرف سے اپنے نصاب میں یہ جدت پیدا کی کہ اسے ایک ہی "شعر" یعنی بحر میں لکھا، جو مبتدی کیلئے حفظ کرنا آسان ہے۔ یہاں اب چند آخری اشعار لکھے جاتے ہیں۔ انہی کے آخر میں مطہر نے سال تصنیف کے ساتھ ساتھ اپنا تخلص یا نام بھی بتایا ہے۔

نُزل و قبطانہ ہم چو قوس قزح — سبز خطی بر آسماں چو کماں

یک قوس اللہ است اندر شرع — کہ قزح آمدہ علم شیطان

ایر و ہیر است باد بالادست — چوں صبا و قبول از بس آن

ساسم و آبنوس و تیزی و شبر — ہست چوب سیاہ سخت گراں

دین و مُلاحی از سیاہ و سفید — ہست انگور ہر دو لتے اخوان

فرزعست پنبہ دانہ حب القطن — مبقلہ ترہ زار ای یاران

Scanned by CamScanner

شبط بہلوی خربزہ نشر است　　　جبرم بطیخ یالودہ سر آں

سال شش بود ہفتصد وہشتاد　　　کز مطہر شد ایں نوشتہ عیاں

یارب ایں نامہ را قبولی دہ

تا شود شستہ نامہ عصیاں

۲۔ غنیۃ الشبان :۔ اس نصاب میں ایک منثور تمہید کے بعد پندرہ مختصر قطعات اور ایک میہ ہے جو کل ایک سوستر کے قریب اشعار پر محیط ہیں اس کے مصنف محمد بن احمد القراقشی ہیں اور انہوں نے اسے سال ۷۸۱ھ میں تصنیف کیا ہے قراقشی کی تصنیفات کے ساتھ ساتھ اس کی زندگی کے تمام حالات کے بارے میں کہیں بھی کوئی معلومات نہیں ملتی ہیں صرف اسی مختصر سی تصنیف سے اس کا نام معلوم ہوجاتا ہے دیگر خطی نسخوں کی طرح اس میں بھی نقل در نقل کی وجہ سے نا اہل کاتبوں اور نسخوں کی اپنی بوسیدگی کی وجہ سے قطع و برید ضرور ہوتی ہے اس اس نسخہ کا کاتب چند شعر پورے طور پر پڑھ یا سمجھ نہیں سکا ہے اس لئے صرف ایک ایک ہی مصرعہ نقل کیا ہے۔

القراقشی نے یہ نصاب اپنے مُرشد کے فرزند کیلئے لکھا ہے مُرشد کا ذکر اس نے صراحت کے ساتھ کیا ہے ممکن ہے کہ کوئی کہیں سے مفید معلومات حاصل کرسکے۔ غنیۃ الشبان کی تمہید ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ تعالیٰ حق حمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من نبی من بعدہ، وبعد ہمی گوید محمد بن احمد القراقشی بورک فی کل غداۃ وعشی کہ چوں ولد اغر سلالۃ اصلاب الاشراف وخلاصۃ ارباب المکارم والالطاف ابوالخیر شمس الدین بن صدر الاعاظم والصاحب المعظم محب الصلحا والعلماء وممد الضعفاء والغربا تاج الدولۃ والدین خواجہ حسن صدر الکبیر المغفور المرحوم علی مبر اب الترغسی انبتہ اللہ نباتا وا کرمہما بنعم الجنۃ اعنی علیا وحسنا، لغات مفردہ وجمع قلت و

کثرت و تصحیح و تکسیر و تانیث و تذکیر چیزی یافت و لغات مترادف و متباین و مشترک و صنعت لف و نشر از هم باز شناخت حاصل کہ اور از کتاب نصاب بہ نصیب کامل و بہرہ مند شد و لیکن معظم کتاب لغات مشتمل اند بر اسماء، پس من خواستم کہ لغات مرکب از اسماء و افعال و حروف برائے او چیزی نظم کنم کہ در بحور و قوافی بر منوال کتاب نصاب باشد چہ ایں بحور مالوف و مانوس طبع وی گشتہ است تا در طبیعت اور رسوخ تمام و ثبوت و قرار زیادت گیرد، و ایں نظم را غنیۃ الشبان نام کردم۔ و باللہ التوفیق"

پہلا قطعہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔ فی بحر التقارب

بذکر اِلٰہ و بیاد خدای ... تکلم سخن کن..........

تعلم در آموز و بدرا لجبی ... و ماہ ضرد را مَسِمس بسای

اُصلی گذارم صلوٰۃ نماز ... فقو موا باستید جملہ بپای

دَ قُلتُ و گفتم لک مرترا ... اَن اجلس کہ بنشیں مکاناً بجای

دارسل و بفرست اِلَیہ بدو ... کہ اخرج، بدر، رَو وادخل درآی

فی بحر رمل۔

ما رایتُ من ندیدم یا غلام اے پسر ... اجملاً زیبا تر منک از تو احسن خوب تر

قدہ بالائی او کالرمح ہم چوں نیزہ ایت ... خدہ رخسار او کا شمس ہم چوں قرص خور

حاجباہ آن دو ابرویش ہلالاں آں دو مہ ... عینہ چشمش کحیل، سرمہ مالیدہ مگر

نبلہ تیرش من الاہداب ازاں مژگان چشم ... شربہ آبشخورش فی الکبد باشد در جگر

قولہ گفتار او لاریب بے شک سُکراً ... شکر است و ثغرہ دانداش چو کالدر گہر

Scanned by CamScanner

فی البحر المجتث

قد وجدنا یا فتم مامن صلوٰۃ از درود رحمتہ بخشائیشی لامثل واد نے چو رود
صل بفرست تو درودی یا علی اے بلند فاغر قن شو غرقہ از بالای ادسوی فرود
اَجبرُہا فردش بفرد ہریکی راعشرۃ ہست دہ اسرع الیہا سوی آن بشتاب زود
یا شفیعی اے شفیعم لی مرا خوف الجحیم ترس دوزخ بزرِدحی ایں دلم را در ربود
یا محمدؐ اِتی ستودہ کن بباشی لی مرا مثلُ تریں چوں سپرادمغفر یا مجوخود

ایک اور مثال

یقول اللہ گوید خدا فی الذکر در قرآن مقالاً گفتنی یحیی کند قلبی دلم باجان
داستقناکم مانغورا نیدیم تاں آبے فراتا خوشگوار ندہ ز سردی بشکند دنداں
دان نستغفروہ ورزد شما خواہید آمرزش یمطراد بباراند علیکم بر شما باراں
بلبل الیس در شبِ کہ تاریکی است بیکنا ہمی گریاند او مارامن الحجن ازاں زنداں
المریان نشہ وقتی الیہ سوی ادنسعیٰ دبشتابیم دنستقی از دجویم ماذرمان

قطعہ آخری اسی کے ساتویں شعر میں سال تصنیف دیا گیا ہے

قطعۃ اُخریٰ بہا ختم الکتاب غنیمۃ الشبان خیر من نصاب
قطعہ دیگر بود ختم کتاب غنیمۃ الشبان است بہتر از نصاب

رہ بہیں تو فراغتہ پروا من نطوقِ زہر دم گویا
ناظم دُرِ کشندہ در رشتہ معرب کو کند سخن پیدا
ھٰذِہٖ ایں کتاب داین نسخہ ارِج طیب عبق بویا
ھل رَاٰی ہیچ دید احد کس کفو نظمی بہ نظم من ہمتا

Scanned by CamScanner

ختم مہر او بجستہ | سال او ہشت صدودہ ای دانا
من دعٰی ہر کہ اوگر فتش یاد | فلیبارک خجستہ اسش بادا

غنیۃ الشبان کو دیکھ کر القراقشی کی زبان و بیان پر گرفت کے علاوہ اس کے علم وفضل اور شاعری پر ماہرانہ دسترس کا اندازہ ہوجاتا ہے علوم کی اشاعت کیلئے اس زریں دور کے اساتذہ کیا کیا جتن کرتے تھے آج نہ وہ اساتذہ ہیں اور نہ اس استعداد کے تلامذہ۔

۲۔ قنیۃ الفتیان :۔ یہ لغت نامہ بحر رمل میں صوتی طور پر مترادف اور ہم آہنگ قوانی کے ساتھ دو سو اشعار پر مشتمل صدر بدر نام کے کسی ماہر عالم و فاضل استاد زبان و لغت نے تحریر کیا ہے جس کی زندگی کے حالات، زاد و بوم، فضل و کمال، تصانیفی کارنامے، پیدائش و وفات کے سن، سب نذر نسیان و خمول ہو چکے ہیں یہ نصاب بھی ذولسانی ہے اس کے الفاظ کی غرابت سے اس کی قدامت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اندازہ یہی ہے کہ آٹھویں یا نویں صدی ہجری کے ابتدائی سالوں میں صدر بدر نے اسے کسی سید زادے کیلئے تصنیف کیا ہے اور یہ بحر رمل میں ہے۔

اس کے چند ابتدائی اشعار ملاحظہ ہوں۔

خوشتر است از بحرہا بحر رمل ای نور جان | خیز و خوش برخواں ایا مونس روان پر غمان
فاعلات فاعلات فاعلات فاعلات | قنیۃ الفتیان بدیں وزن است اے جان جہاں
حمد ایزد را کہ داد او بندہ را طبع روان | تا کہ در سلک بیاں آورد نظمی چوں عمان
در لغت ہا تیکہ فی التمثیل باشد نزد عقل | ہمچو روح اندر بدن یا ہمچو نطق اندر لسان
از برای میوہ دل قرۃ العین بتول | زبدہ آل پیغمبرؐ نور شمع دودمان
زانکہ گفت اُو از زکوٰۃ فضل خویش اندر لغت | ساز نظمی تا شوم صاحب نصاب از ثمین آن
زانکہ آسان است حفظ شعر بر دل ہا کہ ہست | طبع خاص و عام را رغبت بہ اُو در ہر مکان
زانکہ خواندن شعر از ہر چیز باشد خوب تر | نفع مر خوانندہ را وقت سوال و امتحان

نیست داعی را توقع جز دعاتی خیر او ‌ ‌ ‌ ہر صباح و ہر مسا و ہر بہار و ہر خزاں

رب خداو بر گندم بر نیکی بر دشت ‌ ‌ ‌ خیر بُر جیر حقا خبز نان خبر امتحان

وجہ روی وہجو زم و شعر موی و شعر نظم ‌ ‌ ‌ سن دندان شن مشک وقم بخیر و فم دہان

الف بینی و فنا پیش سرا آنف زبول ‌ ‌ ‌ آنفا اکنون و نون ماہی و ماہی چیست آن

اس لغت نامے کے آخری دو اشعار میں شاعر نے اپنا نام یا تخلص ظاہر کیا ہے

کرد انشا صدر بدر این قنیۃ الفتیان کہ ہست ‌ ‌ ‌ در لغت نزدیک اہل فضل گنج شائیگان

تا بگوید از صمیم دل دعا تے جان او ‌ ‌ ‌ ہر کہ آرد در نظر این نظم را از انس وجاں

۵۔ نظم مثلث یا سہ لغتی

:- یہ لغت نامہ بھی بحر رمل ہی میں "بدیعی" نام کے کسی شاعر نے لکھا ہے فارسی ادب کی تاریخوں اور چند تذکروں میں بدیعا اور بدیع الزماں کا ذکر تو ملتا ہے لیکن بدیعی کا تذکرہ کہیں بھی نظر سے نہیں گذرا۔ بدیعی بھی بڑے ہی صاحب علم و فضل استاد رہے ہوں گے زبان و لغت اور فن شاعری پر اُنکی مضبوط گرفت ان کے علم و فضل پر دال ہے۔ بدیعی کی نظم مثلث میں سے چند ابتدائی اور آخری اشعار ملاحظہ فرمایئے اور محظوظ ہوجایئے

از پس حمد خداوند زمین و آسماں ‌ ‌ ‌ کردہ ام نظم مثلث چوں لآئی عمان

جملہ لفظی از خطی مأخوذ داں از سہ لغت ‌ ‌ ‌ رد تو فا را فتح و کسر و ضم برین ترتیب خواں

رب دان پروردگار و رب دان جمعی ز خلق ‌ ‌ ‌ رُب آب خالص از انگور و سیب و نار دان

حجہ را حجہ را و حجہ را بشنو ز من ‌ ‌ ‌ حجہ یک حج حجہ سال و حجہ برہان است ہان

جلہ دان اشراف قوم و جلہ از قومند عدل ‌ ‌ ‌ جُلہ تمر است و جلہ را در عرب خوانند جان

حشمت و حرمت جلال و جمع جلہ دان جلال ‌ ‌ ‌ منع کردن دان جلال از خلق خاصہ از بدان

خف مصدر دان و خف را معنی خفیف ‌ ‌ ‌ خف بود موزہ برائی مردمان و اشتران

قعدہ نشستن در نماز و قعدہ باشد ہیاتش ‌ ‌ ‌ قعدہ اسپی راہواری کو بود دایم دوان

سرق راندن سیق مجہول است از ماضی سیاق ‌ ‌ ‌ سوق بازار است و جمع ساق و مقلوبش گمان

Scanned by CamScanner

مَنہ نام مراتست ومِنہ منت باکسی　　　مُنہ قوت دان و باشد جمع ایں مُنہ منان

رُبع منزل باشد جمعش بود شکل رباع　　　رُبع نوعی از تپ است دربع نفعش ثمن دان

عبر مصدر از عبور د عبر شط دجلہ است　　　عجر باشد اُشتر مادہ کہ باشد او جوان

وجد حالت وجد مصدر نیز باشد از وجود　　　وجد باشد ضد دشواری کہ آسان است آں

شعب باشد یک قبیلہ از قبائیل در عرب　　　شعب مابین دو کوہ و شعب بین القرنیاں

بدیعی کی نظم مُثلث کا ہر شعر ایسے ہی نادر و نایاب درولالیت سے مرسع ہے یہ ایک طلسمات ہے جسے ماہر علماء و فضلاء ہی داد وتحسین کی کنجی سے کھولتے تھے اس کے آخری اشعار ملاحظہ ہوں انہی میں شاعر نے اپنا نام یا تخلص ظاہر کر کے اپنے لئے مغفرت کی دُعا مانگی ہے۔

عشر دہ داں عشر آں اشتر کہ باشد خرد تر　　　باز می گویم کہ عشر است دہ یکی ای خردہ داں

ایں چنین شعر بدیعی را بدیعی نظم کرد　　　تابود در روزگار از وی ہمیں نام ونشان

ہست درداوی عصیان تشنہ زآب مغفرت　　　سازسیر ابش تو ای معبود جملہ انس وجان

ادب، زبان، لغت اور دیگر علوم وفنون کے اساتذہ نے بے اندازہ محنت کر کے ہزاروں مشکلات اٹھا کے لاتعداد گوشوں سے رنگا رنگ پھول چُن چُن کر علم وادب کے گلستان کو سجایا اس کا سرسری اندازہ آپ گذشتہ اقتباسات سے کر چکے ہوں گے اب ضایع و بدایع کا میدان سنگلاخ ہے اسمیں اساتذہ فن نے اپنی محنت سے کون کون سے گل کھلا کر اسے چمنستان بنا کے رکھا ہے یہ آپ جلد ہی دیکھ لیں گے۔

۹۔ مختصر نسخہ خطی مشتمل بر توضیح و تشریح ضایع و بدایع و اصطلاحات:۔

اس اہم خطی نسخہ کے مصنف اور اس سے متعلق تمام دیگر احوال و آثار کے بارے میں کوئی اطلاع کسی بھی تذکرے یا ادبی تواریخ میں موجود نہیں ہے یہ رسالہ کسی متبحر عالم و فاضل اور قادر الکلام شاعر کا کارنامہ ہے جو منظوم متن میں بیان کئے گئے صنایع و بدایع اور اصطلاحات صرف و

Scanned by CamScanner

نحو کی توضیحات پر مبنی ہے۔ ابتدا میں علامتوں کی تشریح ہے جو متن کے تحت (بین السطور) برت لی گئیں ہیں اس نسخہ میں بائیس عناوین کے تحت ایک سو تینتیس اشعار ہیں اور یہ ایک تشریحی تمہید سے شروع ہوتا ہے۔

بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

علامات و تشریح آن :-

ع ــــ عربی، ف ــــ فارسی، مش ــــ مشترکہ، مع ــــ مُعرب

عف ــــ عربی بجائے فارسی، فم ــــ فارسی مقدم بر عربی

تجنیس در لغت ہم جنس بودن و در اصطلاح بودن دو لفظ مثلاً ہم جنس، و این تجنیس بر پنج قسم است :- تجنیس تام[عم] و آن آنست کہ متحد باشند دو لفظ در حروف و ترتیب و اعراب، چنانچہ نخل و نخل، وقیق و دقیق

و تجنیس ناقص[عم] آنست کہ متحد باشند دو لفظ در حروف و ترتیب و مختلف باشند در اعراب چنانچہ بَر و بِر و بُر

و تجنیس خط[عم] :- و آن این است کہ متحد باشند دو لفظ در صورت خط و مختلف باشند در نقط وغیرہ چنانچہ خیر و جیر و خبز و غیز

و تجنیس قلب[عم] :- و آن آنست کہ متحد باشند دو لفظ در حروف و مختلف باشند در ترتیب چنانچہ رب، بر

و تجنیس زاید :- و آن آنست کہ متحد باشند دو لفظ در حروف و ترتیب و در یک لفظ چیزی زاید باشد چنانچہ صول، و سولجان

اس کے بعد انہی صنائع کی منظوم مثالیں دی گئی ہیں۔

المقالۃ الاولیٰ فی التجنیسِ التام

مصر شہر شہر ماہ و ماہ آب و خوف سہم ‌ ‌ ‌ ‌ سہم تیر و اجنحہ چہ بال باشد بال جان

شعر بیت و بیت نخله روح جان و جان پری　　نحن ما ما آب و نون ماهی و ماهی چیت آں

هر مصراع از مصراع عربی قلب مصراع دیگر است بطریق لف و نشر

لعب و بر و دلمن و جبر و خلق و عرف　　لهو و سر ما فهم و دانا، جو ی و بو ی

فرع و قلنج و رنج و نمل و درب و بعل　　شاخ و مابک و سود و مور و راه و شوی

نصف هر مصراع قلب نصف دیگر است

نبت و راح و جوع و عوج و حار و تبس　　رستن و می گرسنه کج گرمی و کاه

ریب و مسح و حقل و لقح و حم و بیر　　شک و مالش جمع و دانش قطع و چاه

ترجمه هر مصراع مقلوب مستوی بست بملاحظه لف و نشر معانی

فکر و یوم و قبل و تحت و اید و صحب　　رای و روز و پیش شیب و زور و یار

سر و حار و بعد و دادی موت و سهل　　راز و گرم و دور و رود و مرگ و زار

الفاظی که قلب آں عین آنست

باب و لیل و لیل و توت و دود و موم　　تحت و قاق و نتن و خوخ و نون و میم

قلب هر یک عین او معنیش دان　　هست ظاهر نزد طبع مستقیم

قلب معانی عین معانی است

خبز و کعک و ثور و بکم و داد، سفل　　نان و کاک و گنگ و لال و درد و دُرد

عرش و عدل و عرف و دم و بول و طمس　　تخت و داد و بوب و باب و شاش و درد

Scanned by CamScanner

تمام شش مصرع عربی مقلوب مستویست برعایت لف ونشر

بیع و قطن و خبط و رعب و غضب و حرب
عقد و پنبه سهو و وسعت قطع و جنگ

جنب و کرب و متح و غبن و فیض و بوس
پهلو و غم جور و نقصان جود و زنگ

ذوالبحرین

غالیه بوی خوش و غالی گران
مطبه میخانه و خمها و نان

حالبه دوشنده و ناقه شتر
خاتفه تر سنده ساعی دوان

دجله شط و شاطی و ساحل کنار
جاریه چه کشتی و جاری روان

میسره درست چپ و صف پیش گاه
معرکه لشکر گه و ظاهر عیان

قطعه فی المثلث

کم غلاف و آستین کم چند کم
سحر طب مسحور طب و طب طبیب

غار رُب دستار سب دشنام سب
بر گندم بر بیابان بر نجیب

قطعه مقطوعة الالف

رُمح و حربه نیزه. بیضه خود و منطق چه کمر
جب بریدن هجهجه زنبیل باشد بی کذب

نبل و سیف و جبنه چه بود تیر و شمشیر و سپر
حلب و جذب شیر دوشیدن بود علت سبب

قطع مرصع

داخل درون، فیها در آن خارج برون ریبت گمان
جوف اندرون لادغ گران عاجز زبون راعی شبان

سختی تعب بازی لعب جستن طلب علت سبب
کلفت کرب شادی طرب محنت دهب ساعی دوان

قطعۃ لازمۃ الالف

کار فرمایندہ، آمر، امر کار　　پاباں عارس، میتش دان اُستوار

افتتاح آغاز و آخر انتہا　　عاہت آفت سام ابرص سوسمار

میان الفاظ مضارع تجنیس تام است

یوم و نوم و ثوم و روز وخواب دسبر　　قبل وفیل وقُبل پیش وپیل وشاہ

مِک ومُک ومُک مُشک ومشک بغل　　بذر و نذر و بدر تخم و عہد و ماہ

میان ترجمہ مضاریع تجنیس تام است

حرب و بین وذکر جنگ و چشم وکوی　　ضنج وغیظ دسکہ چنگ و خشم وکوی

صحب وعقر وقطف یارو بازو بار　　حبل وغنج و جذوہ تار و ناز و نار

اس کے بعد "الفاظ مشترکہ بین اللغتین"، قطعہ غیر منقوط، قطعہ منفصلۃ الحروف ومتصلۃ الحروف" قطعہ "رقطا"[ع۱] اور قطعہ "خیفا"[ع۲] "ومتعوط الحروف" کی مثالیں دی گئی ہیں۔ جنھیں بخوف طوالت مضمون چھوڑ دیا گیا۔

۷۔ **مختصر نسخہ خطی دیگر (۲)** :۔ یہ صرف چھیانوے اشعار کا نسخہ خطی ہے جو آٹھ مختلف بحروں میں ہے اور یہ ذو لسانی ہے میرا خیال ہے کہ یہ نسخہ نمبر ۶ نسخے کا ہی حصہ ہے جو کاتب کی لاپرواہی سے نسخہ دیگر بنا ہے واللہ اعلم اس کا مصنف اور اس کے جملہ حالات کتم عدم ہی ہیں

ع۱ صنعت رقطا۔ وہ صنعت جس کا ایک حرف منقوط اور دوسرا غیر منقوط ہو۔

ع۲ خیفا: اس صنعت کا نام جس کا ایک کلمہ نقطہ دار دوسرا کلمہ بغیر نقطہ کا علی الترتیب ہوتا ہے (اس کی نثری وضاحت رسالہ میں نہیں تھی اسی لئے یہاں تحریر کی گئی ش ا و)

Scanned by CamScanner

ہیں یہ نسخہ بغیر روایتی تمہید آغاز یا ترقیمہ کے ہے اس کے قطعات کا کوئی واضح عنوان بھی نہیں ہے
پہلا قطعہ بلا کسی لوازمات کے یوں شروع ہوتا ہے۔

اوان وحین و میقات است ہنگام — فلق صبح و عشی است وعشا شام
تضیب وابیض و ماثور و شمشیر — چو منصل مشرفی و لج صمصام
نجیب ونجبہ نخبہ غرہ صفوہ — گزیدہ است دسری بہتر چو تمقام
بہ ابن حضرت نوح پیمبر — مسمی دان بہ سام و یافث و حام

متاع وعرض کالا دان نشب بال — عناں ابرد رباب و خلت و حال
حصان اسپ نر ابلق پیہ ادہم — سیاہ و مہرہ کرہ عرف داں یال
سویدا دانہ دل دان سریدت — نہانی صورت پیکر چو تمثال

اس مختصر نسخے کے آخری شعر بھی ملاحظہ ہوں

نیل و الف است یافتن ماذی — شہد اذی است موج عیقہ کنار
خیں اسپاں عتیق و اجرد دان — نیک کوتاہ موی و روی و عذار
سہل و میثا قراح نرم زمین — خالص وصفصف و حد و ہموار
ہی و ہیا دجیہل بشتاب — ہاو ہاء ک بگیر و ہات بیار

تمت ھذہ النسخہ

نسخہ خطی نمبر (۲) سے نمبر تک کے تمام مخطوطات احد بابا نے لکھے ہیں اور اس نے ان کی کتابت ۲۱، ماہ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو مکمل کر لی۔ یہ سب نسخے مجلد بہ یک جلد ہیں اور اس کے کل صفحات ۱۱۴ ہیں اور احد بابا مرحوم کی دو مواہیر بھی لگی ہوئی ہیں لیکن روایت کے مطابق ان میں کوئی سن درج نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

دیگر خطی اور مطبوعہ نسخے جو میرے ذاتی کلیکشن میں موجود ہیں برصغیر ہی میں تحریر کئے گئے ہیں اور تقریباً سب ہی دو لغتی یعنی ذوالسانی نصاب ہیں ہمارے ملک میں جو سب سے قدیم لغتی نصاب تحریر کیا گیا ہے وہ حضرت امیر خسروؒ دہلوی سے منسوب "خالق باری" ہے اس کے بعد بھی بہت سے نصاب لکھے گئے چند ایک کا گذشتہ اوراق میں کسی جگہ حاشیہ میں کیا گیا ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ذاتی کتب خانوں میں کتنے اور بھی نصاب ہائے لغت طاق خمول کی زینت بن کے گرد و غبار میں بوسیدہ ہوتے ہوں گے یہ نصاب عموماً فارسی کو علاقائی لوگوں میں مقبول و معروف بنانے کیلئے تیار کئے جاتے تھے اور یہ بھی خصوصی طور پر درگاہوں میں مبتدی طلباء کیلئے ہی ہوا کرتے تھے ان نصاب ہائے لغت کے ذریعے نہ صرف فارسی زبان و ادب کو سابقہ دوروں میں، اشاعت و فروغ حاصل ہوا بلکہ ان کی وجہ سے مقامی زبانوں کو بھی آگے بڑھنے اور ایک سرمایہ دار زبان یعنی فارسی کے خزانوں سے وافر استفادہ کا موقع ملا اور اس طرح اس باہمی لین دین سے مقامی زبانیں بھی فروغ حاصل کر گئیں مقامی زبانوں کی فارسی ادب سے اس طرح کی اثر پذیری کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے جبکہ یہ "بقامت کہتر" لغت ناموں کا لٹریچر "بہ قیمت بہتریں" کے ذیل میں آتا ہے میں یہاں ان میں چند خطی اور مطبوعہ نسخوں کا بالکل اجمالی ذکر کرنے پر ہی اکتفا کروں گا۔

نصاب فرہنگ کشمیری و فارسی

اس لغت نامے کے میرے ذخیرے میں تین نسخے ہیں دو ناقص الاول والآخر ہیں جبکہ ایک ناقص الآخر ہے اس نسخے میں صاف طور پر دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ نواب مرزا قلیچ دین نے شہنشاہ کیلئے تیار کیا۔ اس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ابتدا کردم بر اسم اعظم پروردگار ۔۔۔ در فن فرہنگ کشمیری نصابے اختصار
فارسی کو حروف کشمیری و کشمیری بہ فرس ۔۔۔ تا شوی آموختہ چوں طوطی آموزگار
خامہ چوں نواب مرزا قلیچ دیں از بہر شاہ ۔۔۔ طرح کردہ ایں نصابی تا بماند یادگار

Scanned by CamScanner

دے خدا سوزمت رسول دراز مولو شہر یار — شوری موری اہل بیت ڈ ژور مترآں چار یار

چار کرسی ژور پیرے چار عنصر ژور ذات — چار مذہب ژور وتہ ژور وے دان ہر چہار

مول پدر موج مادر بورے برادر آمدہ — پسر گوبُر و بنہ خواہر کوار دختر نامدار

اس محولہ بالا نسخہ اور ایک نسخہ میں ایک سو دس اشعار ہیں تیسرے میں صرف ستاون شعر ہیں ترقیمہ کسی میں نہیں ہے۔

مطبوعہ نسخے

فارسی نامہ

یہ فارسی پنجابی لغت پر مشتمل ہے اس کا مصنف عبدالرحمٰن ابن محمد قاسم جان ہے جو قصور پنجاب کا باشندہ تھا اس نے یہ فارسی نامہ اپنے فرزند میاں محمد کیلئے تصنیف کیا ہے اس میں کل دو سو چوراسی اشعار ہیں جو تیرہ بابوں میں تقسیم کئے گئے ہیں ابتدا۔ یوں ہوتی ہے

اللہ واحد ایک خدا — جس پیدا کیتا ارض و سما

دوست خدا دا نبی رسول — منن والا ہو یا مقبول

اس پچھے کہندا عبدالرحمٰن — ابن محمد قاسم جان

ساکن ہے اوہ وچہ قصور — رب رکھتے داتم وچہ سرور

باب اول

پدر باپ مادر ہے ماتی — خسر سوہرہ داماد جواتی

خان ماسٹر خالہ ماسی — اودرم چاچا خندہ ہانسی

یادر جدہ نانی جان — ہمشیرہ تاتیں بھین پچھان

۲. واحد باری ۔ ایک سو ایک اشعار پر مشتمل ہے

۳. صمد باری ۔ میں ایک سو پندرہ اشعار ہیں

۴. اللہ باری ۔ میں صرف چھپن اشعار ہیں

یہ تینوں فارسی، پنجابی وغیرہ ملی جلی زبانوں میں لکھے گئے ہیں اور سب ایک ہی جزو میں مطبوعہ ہیں فارسی نامہ متن میں ہے دیگر تین اس کے حواشی پر تحریر کئے گئے ہیں اور $\frac{22 \times 18}{8}$ کے سائز سولہ صفحات پر جسے ایس سنت سنگھ کی فرم نے اپنے لاہور کے زمانے میں چھاپ کیا ہے سن طباعت کی جگہ نسخہ میں بوسیدہ ہو کر گر گئی ہے۔

۵۔ قادر نامہ غالب (مرزا اسد اللہ خان)

جناب کالی داس گپتا رضا نے اپنے مرتب کردہ "دیوان غالب مکمل (تاریخی ترتیب کے لحاظ سے) مطبوعہ ۱۹۸۸ء میں غالب کے جس مطبوعہ نسخہ قادر نامہ کو شامل کیا ہے وہ ۱۸۵۶ء میں پہلے ایڈیشن کے طور پر طبع ہوا ہے اور اس میں کل ایک سو سینتیس اشعار ہیں اور ایک غزل کے اشعار کے سمیت میرے ذاتی ذخیرہ میں جو نسخہ ہے اُسے بنارس کے عبدالستار تاجر کتب نے مطبع گلزار محمدی لکھنو چوک اکبری دروازہ میں ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ مطابق بہ ماہ جنوری ۱۸۹۷ء میں طبع کرایا ہے اس میں لغت کے اشعار ایک سو پچیس ہیں اور دو غزلیں ہیں ایک پانچ اور دوسری سات اشعار کی۔ اور اس طرح اس میں اشعار کی کل تعداد ایک سو سینتیس ہے۔